ابو عمر یوسف علی عبداللہ
ایم اے پنجاب و فاضل مدینہ یونیورسٹی

اتباع سنت

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء و المرسلين و بعد: اتباع سنت کی فرضیت پر قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرنے سے قبل یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ وضاحت کروں تاکہ معلوم ہو جائے کہ شریعت اسلامی میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حیثیت ہے۔

سنت کا مفہوم:

لغت کے اعتبار سے سنت اس راستے کو کہا جاتا ہے جسے انسان اختیار کرتا ہے چاہے وہ راستہ قابل تعریف ہو یا قابل مذمت' راسخ عادات اور مستمر اعمال پر بھی سنت کا اطلاق ہوتا ہے لغوی لحاظ سے اچھی اور بری عادات دونوں پر سنت کا لفظ بولا جاتا ہے (1) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "من سن في الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها و من سن سنة سيئة فعليه وزرها و وزر من عمل بها" (2) وقوله "لتتبعن سنن من قبلكم شبرا بشبر و ذراعا بذراع (3) ان ارشادات میں سنت کا لفظ لغوی لحاظ سے فرمایا گیا ہے۔

سنت کی شرعی اور اصطلاحی تعریف:

عام محدثین کی اصطلاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل تقریر یا صفت جسمانی یا اخلاقی اور اجتہاد نبوی سب سنت میں داخل ہیں چاہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہو یا بعد میں (4) بعض اوقات سنت کا لفظ بدعت کے مقابل میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں سنت پر ہے اور فلاں بدعت پر یعنی پہلے شخص کا طریقہ طرز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے اور دوسرے کا طرز عمل اسکے خلاف ہے (5) فقہاء کے نزدیک واجب کے مقابل کو سنت

کہتے ہیں (6)

سنت رسول کا مقام شریعت اسلامی میں:

شریعت اسلامی میں سنت نبوی اپنی ایک مستقل حیثیت کی مالک ہے اور شریعت کا دوسرا مصدر ہے اور قرآن مجید کما حقہ سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جائے بصورت دیگر بہت سارے احکام سمجھنا ناممکن ہے اسی لئے امام شوکانی فرماتا ہے (اعلم انه قداتفق من يعتد من اهل العلم على ان السنة المطهرة مستقلة بتشريع الاحكام وانها كالقرآن في تحليل الحلال و تحريم الحرام (7) علم و فضل کی مایہ ناز اور معتبر ہستیوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ سنت مطہرہ تشریع احکام میں مستقل حیثیت رکھتی ہے اور قرآن ہی کی طرح حلال اور حرام کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "الا وانی اوتيت القرآن ومثله معه" (8) سنو مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس جیسی ایک اور چیز

علامہ شوکانی تشریح کرتے ہیں "ای اوتيت القرآن و اوتيت مثله من السنة التي لم ينطق بها القرآن (9) یعنی قرآن مجید کی طرح دوسری چیزیں وہ سنتیں ہیں جو قرآن نے ذکر نہیں کیا مثلاً پالتو گدھوں' کچلیوں والے درندوں اور پنجوں سے نوچنے والے پرندوں کی حرمت' اور اسکے علاوہ دیگر مسائل جو بے شمار ہیں اور سنت میں منضبط ہیں' انہی مسائل و احکام کی طرف رب تعالی نے یوں اشارہ فرمایا "وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم" (10) اور ہم نے تیری طرف ذکر کو نازل کیا ہے تاکہ تو لوگوں میں بیان کرے جو انکی طرف نازل کی گئی ہے۔ یہاں ذکر کو بیان کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپ قرآن کے مجمل کی تفصیل' مشکل کی تفسیر' مطلق کی تقیید اور عام کی تخصیص کریں کیونکہ اسکے بغیر کسی کیلئے اسے سمجھنا اور اس کی اتباع کرنا ناممکن ہے (11) اب چونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان و تبیین کی ذمہ داری دی ہے پس آپ کا بیان قرآن سمجھنے اور احکام شرعی جاننے کیلئے ضروری ہے۔ (12) یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام گمراہ فرقوں کو چھوڑ کر شروع سے لیکر آج تک اس مسئلہ پر متفق رہے ہیں کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم قولی ہو یا فعلی یا تقریری دین اسلام کے ان مصادر میں سے ہے جس سے کوئی دین دار آدمی بے نیاز نہیں رہ سکتا (17)

علامہ شوکانی رقمطراز ہیں: والحاصل ان ثبوت حجية السنة و استقلالها بتشريع

الاحکام ضرورۃ دینیۃ ولا یخالف فی ذلک الا من لا حظ لہ فی دین الاسلام (14)
خلاصہ کلام یہ ہے کہ سنت مطہرۃ کی حجیت اور تشریع احکام میں اس کی مستقل حیثیت ایک ضروری امر ہے اور سنت مطہرہ کی مخالفت وہی کرے گا جسے دین اسلام سے کوئی حصہ نہ ملا ہو۔

رب تعالیٰ نے قرآن مجید کی بہت ساری آیتوں میں کتاب کے فوراً بعد حکمت کا ذکر فرمایا ہے مثلاً:

"ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایتک و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ" (15) "لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ" (16) "و انزل اللہ علیک الکتاب و الحکمۃ (17) وقال "و اذکروا نعمۃ اللہ علیکم و ما انزل علیکم من الکتاب و الحکمۃ (18) ان تمام. آیتوں میں کتاب کے ساتھ حکمت کا ذکر کیا گیا ہے اور حکمت سے مراد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے جیسے کہ امام شافعی نے تصریح کیا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی چیز کو حکمت کہنا جائز نہیں ہے (19)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کے ساتھ تعلق

علما کے یہاں یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ حدیث کی تین قسمیں ہیں۔

(1) وہ احادیث جو قرآنی احکام کی موید اور اجمال و تفصیل میں ان کے موافق ہوں مثلاً قولہ صلی اللہ علیہ وسلم "لایحل مال امری مسلم الا بطیب من نفسہ" (20) یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے موافق ہے "ولا تا کلوا اموالکم بینکم بالباطل" (21)

(2) دوسری قسم وہ احادیث ہیں جو قرآنی احکام کی توضیح میں ہوں جن سے قرآن کے مطلق احکام کی تقیید اور مجمل کی تفصیل اور عام کی تخصیص ہوتی ہے مثلاً" حدیث " صلوا کما رایتمونی اصلی " (22) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی نماز اقیموا الصلاہ " کی تفصیل ہے۔

(3) تیسری قسم ان احادیث کی ہے جو ایسے احکام پیش کرتی ہیں جن کا نفیا" و اثباتا" قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں۔ مثلاً" وہ احادیث جن میں ذکر کیا گیا ہے کہ پھوپھی و بھتیجی اور خالہ بھانجی سے بیک وقت نکاح نہیں کیا جاسکتا یا وہ احادیث جن میں شفعہ کا حکم ہے۔ یا وہ احادیث جن سے شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے اور غیر شادی شدہ کو جلا وطن کرنے، دادی کی وارثت، ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے کی احادیث، نکاح متعہ حرام کرنے والی احادیث، مسح علی الخفین کی احادیث اور اس قسم کے

دیگر احکام پر مشتمل احادیث ہیں۔ (23) قرآن کریم میں جہاں بھی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی اطاعت کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے وہاں اطاعت الٰہی سے وہ اوامر نواہی مراد ہیں جو قرآن میں مذکور ہیں اسی طرح اطاعت رسول سے وہ مسائل و احکام مراد ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صادر فرمائے اور قرآن میں نہیں پائے جاتے ہیں اس لئے اگر وہ قرآن میں موجود ہوتے تو ان کی اطاعت الٰہی میں شمار کیا جاتا (24) بنا بریں تمام مسلمانوں کو ضروری ہے کہ سنت نبوی پر عمل پیرا ہوں خواہ وہ احکام قرآن میں مذکور ہوں یا قرآن کریم میں مذکور نہ ہوں۔

اتباع سنت کی فرضیت:

چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم عن الخطا ہیں اس لئے حدیث نبوی ایک مستقل ماخذ تشریع ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت و اتباع کو ضروری قرار دیا ہے ذیل میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے اتباع سنت کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

کتاب اللہ

(1) قال اللہ عزوجل "یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر (25) ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے میں سے اصحاب امر کی اگر تمہارے یہاں کسی بات میں جھگڑا رونما ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا دو یہاں اللہ کی طرف لوٹانے سے مراد اس کی کتاب کی طرف لوٹانا اور رسول کی طرف رجوع کرنے کا مطلب آپ کی زندگی میں آپ ہی کی طرف اور وفات کے بعد آپ کے فرامین کی طرف رجوع کرنا ہے۔ (26)

(2) قال تعالیٰ "واطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول" (27)
اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

(3) وقال "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" (28) جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے بتحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اس آیت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

کو اللہ کی اطاعت قرار دی گئی ہے پس اللہ کا مطیع ہوئے کیلئے لازم ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی جائے۔

(4) "وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن الله " (29) اور ہم نے جو بھی رسول صلي اللہ علیہ وسلم بھیجا اسی لئے بھیجا کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔ ان آیات میں جو مضمون ذکر ہوا اس کی بنیاد پر امام شافعی کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی کتاب سے اس کے عائد کردہ فرائض قبول کرئے گا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی اطاعت کو بھی قبول کرلے گا۔ اس لئے کہ اللہ نے قرآن میں مخلوق پر اپنے رسول کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ (30)

(5) قال تعالٰی "فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم (31) جو لوگ اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہئے کہ وہ فتنے یا عذاب الیم میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(6) قال تعالٰی "فلاوربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم ثم لایجدوا فی انفسهم حرجا مماقضیت ویسلموا تسلیما (32) اے پیغمبر تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حکم نہ بنائیں پھر تیرے فیصلے سے ان کے دلوں میں تنگی پیدا نہ ہو اور خوشی خوشی مان کر منظور کرلیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے خلاف دلوں میں تنگی ہونا ایمان کے منافی ہے (33)

(7) وقال تعالٰی "وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله و رسوله امرا" ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص الله و رسوله فقد ضل ضلالا مبینا (34) اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب کسی معاملہ کا فیصلہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کردے تو پھر ان کے لئے اس معاملہ میں خود کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہ جائے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔

(8) قال تعالٰی "ان الذین یبایعو نك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه و من اوفی بما عاهد علیه الله فسیوتیه اجرا عظیما (35) تحقیق جو لوگ تجھ سے بیعت کر رہے ہیں گویا اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اس کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پھر جو کوئی اپنا اقرار توڑے وہ اقرار توڑ کر اپنا نقصان کرے گا اور جو

کوئی اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ باندھا اس کو اللہ بڑا اجر دیگا۔ اس بیعت سے مراد بیعت رضوان ہے حضرت عبادہ کہتے ہیں کہ ہم نے ہر حال میں سمع و اطاعت پر بیعت کی تھی کہ کسی حال میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ (36)

(9) قال تعالٰی "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (37) کہو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی رضا مندی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کرے۔

(10) وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہا کم عنہ فانتھوا (38) اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں دے اسے لے لو اور جس بات سے منع کرے اس سے باز آؤ۔

(11) قال تعالٰی "الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والا نجیل یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم (39) جو اس نبی امی رسول کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس توریت میں انجیل میں لکھا پاتے ہیں وہ انہیں معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے روکتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا ہے اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے اور ان سے انکا بوجھ اور انکی بیڑیاں ہٹاتا ہے۔ جو ان پر پڑی ہوئی تھیں اس آیت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس لحاظ سے فرض کی گئی ہے۔ کہ آپ کی حیثیت شارع ہونے کی ہے۔ اور آپ کو حلال اور حرام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے (40)

(12) ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویر یدون ان یفرقوابین اللہ ورسلہ و یقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا واعتد نالکافرین عذابا الیما والذین امنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوابین احد منھم اولئک سوف یوتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما (41) تحقیق جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ (اطاعت میں) اللہ اور اس کے رسولوں کا مقام الگ الگ ہو ان کا خیال ہے کہ بعض کے انکار اور بعض کی اطاعت سے کوئی درمیان میں راہ پیدا ہو جائے یہ لوگ قطعی طور دین حق کے منکر ہیں اور ایسے منکروں کے لئے ذلت

ناک عذاب تیار کیا گیا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر یقین رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی کی اطاعت میں فرق نہیں کرتے ان کو اس کا ضرور اجر ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں موجب کفر کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ تھلگ اور مستقل حیثیت دی گئی ہے۔ یعنی اللہ کا انکار بھی کفر ہے۔ اور رسول کا انکار بھی کفر ہے اس طرح ایمان کی صورت میں اللہ اور رسولوں کی حیثیت کو مستقل مقام دیا گیا ہے۔ ایمان کا موجب ہونے میں بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل حیثیت ہے اور کفر کے لزوم میں بھی ایک مستقل حیثیت ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ رسول اور اللہ ذات کے لحاظ سے ایک نہیں ایک خالق دوسرا مخلوق ہے، ایک آمر ہے دوسرا مامور، ایک مختار مطلق ہے دوسرا محتاج۔ جس تفریق کو یہاں قطعی کفر قرار دیا ہے وہ تفریق فی الطاعت ہے۔ منافقین کی سیرت کا تذکرہ اس انداز سے کیا۔ واذا قیل لہم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنك صدودا (42) جب انہیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی دعوت دی جاتی ہے تو منافق تجھ سے روگردانی کرتے ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مقام اطاعت میں قطعا استقلالی حیثیت رکھتے ہیں جداگانہ نہیں جس طرح قرآن کی تصریحات واجب الاطاعت ہے اس طرح جو تصریحات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوں گی اگرچہ نصوص قرآنی میں وہ بصراحت موجود نہ ہوں ان کی اطاعت بنص قرآن فرض ہے اور ان کا انکار کفر، مذکورہ آیت میں اس وحدت فی الاطاعت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اصل مومنوں کا تعارف اس طرح کرایا گیا ہے (لم یفرقوابین اللہ ورسولہ) کہ یہ لوگ اللہ اور رسولوں کی اطاعت میں تفریق نہیں کرتے بلکہ دونوں کی اطاعت کو ضرورت اور دونوں کے ارشادات کو حجت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ درحقیقت دو نہیں انکا منبع ایک ہے "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" (43)

اتباع سنت کی فرضیت کے بارے میں اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو اپنی اطاعت اور اتباع کا حکم دیا اسے دوسروں تک پہنچانے اور اس کی حفاظت کرنے کی تلقین فرمائی اور اپنی نافرمانی اور اپنی سنت سے منہ موڑنے کے برے نتائج سے ڈرایا ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

(1) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل امتى يدخلون الجنة الا من ابى قالوا ومن يابى قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى فقدابى (44) حضرت ابو ہریرہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا کہا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں جانے سے کون انکار کرے گا فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔

(2) وعن العرباض بن سارية.... "وانه من يعش منكم فسيرى اختلا فا كثيرا فعليكم بسنتى و سنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ واياكم و محدثات الامور فان كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة (45) حضرت عرباض نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ "اور جو شخص زندہ رہا وہ بہت اختلافات دیکھے گا ایسے میں تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو انتہائی مضبوطی سے تھامے رہو اور دین میں نئی چیزوں سے بچو اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت ضلالت ہے۔

(3) وعن عمرو بن معد يكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "الا انى اوتيت القرآن ومثله معه" (46) خبردار مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز دی گئی ہے(یعنی سنت)

(4) وعن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال "من رغب عن سنتى فليس منى" (47) جس میری سنت سے بے رغبتی کی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(5) وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "تركت فيكم امرين لن تضلوا ماتمسكتم بهما كتاب الله و سنتى" (48) میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان دونوں کو تھامے رکھو ہرگز گمراہ نہ ہوں گے وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

(6) وعن ابن مسعود قال "لعن الله الواشمات و المستوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغيرات خلق الله" فبلغ ذلك امراة من

بني اسد يقال لہاام يعقوب فجاء ت فقالت انه بلغني انك لعنت كيت و كيت فقال "ومالي لا العن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن هو في كتاب الله" فقالت "لقد قرات مابين اللوحين فماو جدت فيه ماتقول" فقال "لئن كنت قراتيه لقدو جدتيه اما قرات (وما اتا كم الرسول فخذوه وما نہا كم عنه فانتهوا" قالت بلى قال فانه نہى عنه (49) حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ بدن کو گودوانے والیوں اور بالوں کو نچوانے والیوں اور افزائش حسن کے لئے دانتوں کو ریتی سے رتوانے والی عورتوں پر لعنت کرے۔ آپ کے پاس بنی سعد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت جسے ام یعقوب کہتے تھے آئی اور کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ فلاں فلاں عورتوں پر لعنت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کیوں لعنت نہ کروں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا ہو اور جو قرآن کریم میں ملعون ٹھہرے وہ عورت حیران ہو کر گویا ہوئی کہ میں نے قرآن کریم اول تا آخر پڑھا ہے لیکن کہیں یہ آیت نہیں دیکھی اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر تونے قرآن مجید کو اچھی طرح پڑھا ہوتا تو تجھے ضرور مل جاتا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی: (وما اتا کم الرسول فخذوه وما نہا کم عنه فانتہوا) آپ کے اس حسن استنباط پر وہ خاموش ہوئی اور یقین ہوا کہ (وما اتا کم الرسول) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ احکام و اوامر شامل ہیں۔ اور آپ کی تعلیمات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس سے ہم آپ کی کسی بات سے سرتابی کر سکیں (50) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اس قول سے ان لوگوں کا رد ہوا جو قرآن کو واجب العمل جانتے ہیں اور حدیث شریف کو واجب العمل نہیں جانتے ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یریدون ان یفر قوابین اللہ و رسلہ) میں داخل ہیں قرآن مجید خود حدیث شریف کی پیروی کا حکم دیتا ہے۔ (51)

(7) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی (52) فرمایا جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ من

اطاعنی فقد اطاع اللہ یہ اللہ کے فرمان من یطع الرسول فقدا طاع اللہ سے اقتباس ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے اذن سے ہی حکم کیاکرتے ہیں جس نے اللہ کے نبیؐ کے حکم کو مانا گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی (53)

(8) وعن المقدام بن معدی کرب قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم اشیاء یوم خیبر منہا الحمار الاھلی وغیرہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشك ان یقعد رجل علی اریکتہ یتحدث بحدیثی فیقول بینی وبینکم کتاب اللہ فماو جدنا فیہ من حلال استحللناہ وما وجدنا فیہ من حرام حرمناہ وان ما حرم رسول اللہ مثل ما حرم اللہ (54) حضرت مقدام سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر چند چیزیں حرام کیں جن میں سے پالتو گدھے وغیرہ بھی تھے اس وقت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر بیٹھا ہوا یوں بیان کرے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے اس میں جو چیزیں حلال کی گئی ہیں اسے حلال مانیں گے اور جو حرام کی گئی ہیں اسے ہم حرام مانیں گے۔ فرمایا خبردار سنو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کرے وہ ایسے ہی حرام ہے جس کو اللہ نے حرام کردیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحلیل اور تحریم میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی فرق نہیں جس طرح کتاب اللہ سے تحلیل یا تحریم ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیونکہ دونوں کا ماخذ وحی الٰہی ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (55) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کو فرمایا اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منہ الاحق (56) اے عبداللہ تم لکھو اللہ کی قسم میری اس زبان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ حق ہی ہوتا ہے۔

(9) وعن ابی ھریرۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعونی ماتر کتکم فانمااھلك من کان قبلکم سوالہم و اختلافہم علی انبیا ئہم فاذانھیتکم عن شی فاجتنبوہ واذا امرتکم با مر فاتوا منہ مااستطتم (57) جس بات کا ذکر تم سے نہ کروں تم مجھ سے نہ پوچھو (یعنی بلا ضرورت سوال نہ کرو) اس لئے کہ اگلی امتیں بلافائدہ سوال کرنے سے اور اپنے انبیاء کرام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی تباہ ہوچکی ہیں۔ جب میں کسی کام سے

تمہیں منع کروں تو اس سے بچے رہو اور جب میں کسی بات کا تمہیں حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو بجا لاؤ۔

قارئین کرام اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت احکام الٰہی کی تعمیل ہے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم احکامات اور فرامین الٰہی کا ایک مستند منبع ہے اللہ نے پورے مذہبی' تمدنی' سیاسی' اخلاقی' سماجی اور معاشرتی نظام کی بنیاد اور اسلامی دستور کا ڈھانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل پیروی پر رکھا ہے بنیادی عقائد کو قبول کرلینے کے بعد ایک سچے مسلمان کے لئے صحیح طرز عمل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور بسرو چشم کرے تاکہ پکا سچا مسلمان بن جائے۔ (58)

وما علینا الا البلاغ

اللہ سب کو سنت کی مکمل پیروی کرنے کی توفیق دے' آمین

---

(1) مصباح اللغات 399' القاموس المحیط

(2) اخرجہ الترمذی فی کتاب العلم 149/4 وقال: حسن صحیح

(3) اخرجہ البخاری عن ابی سعید' کتاب اعتصام باب نمبر تین مسلم کتاب العلم باب اتباع سنن الیھود

(4) السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی صفحہ 47

(5) سنت رسول کیا ہے اور کیا نہیں (محمد عاصم الحداد صفحہ 10) حدیث رسول کا تشریعی مقام 89

(6) قواعد التحدیث 3' ارشاد الفحول 31

(7) ارشاد الفحول صفحہ 31

(8) مختصر سنن ابی داؤد للمنذری 8/7

(9) ارشاد الفحول صفحہ 32,32

(10) النحل 44

(11) سنت رسول کیا ہے اور کیا نہیں صفحہ 18

(12) الوجیز فی اصول الفقہ صفحہ 162

(13) السنۃ ومکانتھا صفحہ 376

(14) ارشاد الفحول ص 32

(15) البقرۃ 129

(16) آل عمران 164

(17) النساء 113

(18) البقرۃ 231

(19) الرسالہ صفحہ 82' منزلہ السنہ ص 15

(20) مسند احمد 113,72/5

(21) النساء 29

(22) صحیح بخاری کتاب الاذان باب 18

(23) تمام المنہ فی الرد علی اعداء السنہ ص 25-28' منزلہ السنہ فی التشریع الاسلامی 17 السنہ و مکانتہا فی التشریع الاسلامی ص 380

(24) السنہ و مکانتہا ص 382

(25) النساء 59

(26) تمام المنہ فی الرد ص 30

(27) المائدۃ 59

(28) النساء 80

(29) النساء 64

(30) الرسالہ للامام الشافعی ص 88

(31) النور: 63

(32) النساء: 65

(33) اشرف الحواشی ص 107

(34) الاحزاب: 36

(35) الفتح: 10

(36) اشرف الحواشی ص 610

(37) ال عمران: 31

(38) الحشر: 7

(39) الاعراف 157

(40) سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور کیا نہیں ص 16

(41) النساء 152,151

(42) النساء 61

(43) احکام شریعت میں حدیث کا مقام ص 12,11

(44) صحیح بخاری کتاب الاعتصام' باب الاقتدا

(45) جامع الترمذی 150/4 وقال حسن صحیح ورواہ ابن ماجہ وابوداؤد

(46) مختصر سنن ابی داؤد 8/7

(47) متفق علیہ' بخاری: باب من استطاع ...' مسلم باب الترغیب فی النکاح

(48) سنن ابی داؤد کتاب المناسک (یہ حدیث موطا امام مالک کی ہے۔ واللہ اعلم) ادارۃ التراث
(49) صحیح البخاری فی کتاب التفسیر و مسلم فی الزینۃ
(50) آثار الحدیث خالد محمود ص 300
(51) تیسیر الباری 693/4
(52) صحیح البخاری کتاب الاعتصام' باب الاقتداء
(53) اللولو والمرجان 558/2
(54) رواہ ابو داؤد والحاکم عن المقدام بسند صحیح
(55) النجم 3
(56) مسند احمد' جامع بیان العلم وفضلہ 76/1' تقیید العلم ص 81
(57) صحیح بخاری باب الاقتداء
(58) صراط مستقیم ص 89

تشریع